بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۲ شعبان ۱۳۹۸ھ ۲۹ وفا ۱۳۵۷ہش ۲۹ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۷۲

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

اللہ تعالیٰ علمِ حقیقی رکھنے والوں کے درجات کو بڑھاویگا

حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ذریعہ بنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (المجادلہ ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ (تعالیٰ) ان کو جو کہ مومن ہیں اور علمِ حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھاوے گا اور اللہ (تعالیٰ) تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور اسے ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۲۹۵)

"علم کے تین مدارج ہیں علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بدقسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اِسی آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (پ ۲۱) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ سو انسان کو چاہیئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔" (ایضاً ص ۱۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ لندن سے بخیریت اوسلو پہنچ گئے

طبیعت بفضلہ اچھی ہے، احباب جماعت کے نام السلام علیکم کا دعائیہ تحفہ

ربوہ ۲۸ جولائی۔ اوسلو سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع رفقاء ۲۵ جولائی کو لندن سے بخیریت ناروے کے دارالحکومت اوسلو پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور نے جملہ احباب کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا دعائیہ تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ اس اطلاع پر مشتمل مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے جو کیبل گرام اوسلو سے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اوسلو ۲۷ جولائی حضور ایدہ اللہ مع اہل قافلہ ۲۵ جولائی کو گیارہ بجے شب بخیریت اوسلو پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ افراد کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔ (مرزا انس احمد)"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کا سفر وحضر میں حافظ وناصر ہو، حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے، ہر ہر قدم پر اپنی تائید ونصرت سے نوازے، حضور کے اس دورہ میں غیر معمولی برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

مکرم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی علالت

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مطلع فرمایا ہے کہ مکرم ڈاکٹر (بریگیڈیئر) مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ لاہور میں اچانک پتّہ کی شدید درد کی وجہ سے علیل ہو گئے ہیں۔ جب نیند کے انجیکشن لگنے کے باوجود افاقہ نہ ہوا تو بالآخر بے ہوش کرنے کا ٹیکہ لگانا پڑا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے داماد ہیں۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل وعاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر مسعود احمد * پرنٹر سید عبد الحی * مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ شعبان ۱۳۹۸ھ
۲۹ وفا ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفاتِ باری کے جداگانہ نوعیت کے تین مہتم بالشان جلوے

اللہ تعالیٰ نے ہی اِس کائنات، اس میں پائی جانے والی ہر شے اور اس کے محیّر العقول نظام کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے اور اُسی نے اپنی غیر محدود قدرتوں کے غیر محدود جلووں کے ذریعہ اسے قائم رکھا ہُوا ہے اور وہی اِس کے نظام کو چلا رہا ہے۔ انسان جو خود محدود اور لاشئی محض ہے اُس کی غیر محدود قدرتوں اور اُن کے غیر محدود جلووں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔

کائنات کی ہر شئے کی طرح تمام انسانوں کا بھی وہ خالق ہے۔ یوں تو سارے ہی انسان اُس کے بندے ہیں اور سب کے ہی مقررہ مدّت تک اِس زمین پر زندہ رہنے کے اُس نے سامان کئے ہیں، سب کی ہی محنت اور کوشش کا پھل وہ انہیں عطا کرتا ہے اور سب کو ہی مقررہ قوانین کے مطابق وہ اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے لیکن انسانوں کی اپنی اپنی نیت، روش اور اختیاری اعمال و افعال اور اس کے نتیجہ میں متشکل ہونے والے ان کے اپنے اپنے کردار کے مطابق وہ سب سے ہی الگ الگ معاملہ کرتا ہے۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو انسانوں کیساتھ سلوک کرنے میں اُس کی صفات کے تین قسم کے علیحدہ علیحدہ جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔

ایک تو اُس کی صفات کے عام جلوے ہیں جو ہر لمحہ اور ہر آن ظہور میں آ رہے ہیں ان میں وہ انسان، انسان میں کوئی تمیز نہیں کرتا۔ مثلاً ہوا، پانی، آگ، سورج کی تمازت، دن اور رات کے آگے پیچھے آنے، موسموں کی تبدیلی، وادیوں اور کہساروں کے دلفریب نظاروں، سبزہ و گل کی دلکشی اور گھنے درختوں کے ٹھنڈے سایوں الغرض ان لاتعداد نعمتوں سے جن پر انسان کی بقا کا انحصار ہے۔ سب انسان بلاتفریق و امتیاز یکساں طور پر فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح بینائی، سماعت، قوتِ شامہ، قوتِ فکر اور حس کی قوت نیز جملہ اعضاء اور قویٰ سے سارے ہی انسان بہرہ ور ہوتے ہیں اور اپنے اپنے رنگ میں ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں۔ پھر رزق کی ضمانت اس نے بلاتفریق و امتیاز سب جانداروں کو دی ہے جیسا کہ فرمایا وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود آیت ۷) اِسی طرح اس دُنیا میں اُسی کا ایک عام قانون یہ ہے کہ جو کوشش کرے گا وہ اس کا پھل پائیگا جیسا کہ فرمایا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ (النجم آیت ۴۰) یعنی یہ نہیں ہوتا کہ مومن کوشش کرے تو اس کا پھل تو اسے مل جائے لیکن اگر کافر کوشش کرے تو وہ بے نتیجہ رہے۔ جو کوئی بھی کوشش کرتا ہے اس کی نیت اور کوشش کے مطابق اُسے اس کا پھل مل جاتا ہے۔ جہاں تک اِس عام قانون کے اثر انداز ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ انسان انسان میں فرق نہیں کرتا، سب اپنے کئے کا پھل پا رہے ہوتے ہیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ کی صفات کے بے شمار جلوے ایسے ہیں جو سب انسانوں کے لئے بلاتفریق و امتیاز یکساں طور پر مسلسل ظہور میں آ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کے ان عمومی جلووں کے علاوہ بعض خاص جلوے بھی ظاہر ہوتے ہیں لیکن وہ ہوتے ہیں ان لوگوں کے حق میں جو اُس کے کامل فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوں یعنی جو رضا بالقضاء کا مقام حاصل کر کے اُسی کے ہو جائیں اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (المائدہ آیت ۱۲۰) کا مقام حاصل کر لیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا دوست بن جاتا ہے اور ان کے ساتھ دوستوں والا ہی معاملہ کرتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے :-

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝

(البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:- اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں، وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

وہ اپنے ان دوستوں کے حق میں جب کبھی ان پر کوئی ابتلاء آئے اپنی صفات کے خاص جلوے ظاہر فرماتا ہے۔ وہ انہیں خارقِ عادت رنگ میں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر نہ صرف اُس ابتلاء کو دُور کر دکھاتا ہے بلکہ اسے اُن کی ترقی کا ذریعہ بنا دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے :-

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲)

ترجمہ:- ہم اپنے رسولوں کی اور اُن پر ایمان لانے والوں کی اِس دُنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اُس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

وہ اپنے اِن دوستوں کے ساتھ ایسا غیر معمولی سلوک فرماتا ہے کہ اُن پر اپنے فرشتے اُتار کر انہیں بشارتوں سے نوازتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰم السجدہ ۵ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اِس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اُس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دُنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنّت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔

جن لوگوں کا ان کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دوست بن جاتا ہے ان کے حق میں وہ اپنی صفات کے ایسے غیر معمولی جلوے ظاہر کرتا ہے کہ وہ جلوے دوسروں کے حق میں ظاہر نہیں ہوتے بلکہ جو دوسرے لوگ ان لوگوں سے جنہیں ولایت کا مقام حاصل ہوتا ہے دشمنی کرتے ہیں خدا تعالیٰ بھی ان کا دشمن بن جاتا ہے اور پھر ان سے دشمنوں والا ہی معاملہ کرتا ہے۔ ان دشمنوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے بالکل اور رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ان پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہی نہیں بلکہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ بھی ہے اور یہ کہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ (البروج آیت ۱۳) کی رُو سے اُس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد ایسے افراد اور قوموں اور اُن کے انجام کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے ساتھ دشمنی کی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے بالکل نئے رنگ میں جلوے ظاہر کر کے ان کیساتھ وہی سلوک کیا جو دشمنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں ان کی اپنی روش اور عمل و کردار کے مطابق اپنی صفات کے تین طرح کے جلوے ظاہر فرماتا ہے۔ ایک عمومی جلوے جو سب انسانوں پر یکساں طور پر حاوی ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ خاص جلوے جو صرف ان بندوں کے حق میں ظاہر ہوتے ہیں جن کا وہ دوست بن جاتا ہے۔ تیسرے وہ قہری جلوے جو اولیاء الرحمٰن کے دشمنوں کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صفاتِ باری کے علیحدہ علیحدہ نوعیت کے ان تین جلووں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ دُنیا میں تین قسم کے کام کیا کرتا ہے (۱) خدائی کی حیثیت سے (۲) دوسرے دوست کی حیثیت سے (۳) تیسرے دشمن کی حیثیت سے۔ جو کام عام مخلوقات سے ہوتے ہیں وہ محض خدائی حیثیت سے ہوتے ہیں اور جو کام محبّین اور محبوبین سے ہوتے ہیں، وہ نہ صرف خدائی حیثیت سے بلکہ دوستی کی حیثیت کا رنگ اُن پر غالب ہوتا ہے اور صریح دنیا کو محسوس ہوتا ہے کہ خدا اس شخص کی دوستانہ طور پر حمایت کر رہا ہے۔ اور جو کام دشمنوں کی حیثیت سے ہوتے ہیں ان کے ساتھ ایک موذی عذاب ہوتا ہے اور ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں جن سے صریح دکھائی دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس قوم یا اس شخص سے دشمنی کر رہا ہے اور خدا جو اپنے دوست کے ساتھ کبھی یہ معاملہ کرتا ہے جو تمام دنیا کو اس کا دشمن بنا دیتا ہے اور کچھ مدت کے لئے ان کی زبانوں یا ان کے ہاتھوں کو اُس پر مسلّط کر دیتا ہے یہ اس لئے خدا نے غیور نہیں کرتا کہ اُس اپنے دوست کو ہلاک کرنا چاہتا ہے یا بے عزّت اور ذلیل کرنا چاہتا ہے بلکہ اس لئے کرتا ہے کہ تا دُنیا کو اپنے نشان دکھاوے اور تا شوخ دیدہ مخالفوں کو معلوم ہو کہ انہوں نے دشمنی میں ناخنوں تک زور لگا کر نقصان کیا پہنچایا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں

مذہبی تبلیغی آزادی کی چند قرآنی جھلکیاں

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(۲)

اب آیئے! ہم مختصراً آپ کی خدمت میں "وفد نجران" کی بابت کچھ عرض کریں۔ جس کی آمد کا آج تک کسی بھی عالم نے انکار نہیں کی۔

کتاب "حیات محمدؐ" کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ:-

"نجران سے (۶۰) عیسائیوں کا ایک وفد مدینۃ الرسولؐ میں آیا۔ ان میں بعض ایسے علماء کبار بھی تھے۔ جنہیں اپنی قوم میں پیشوائی کا درجہ حاصل تھا یہ علماء انجیل کے ماہر اور اپنے دینی مسائل میں کما حقہ دسترس رکھتے تھے.......

نجران میں جب یہ خبر پہنچی کہ یثرب میں مسلمان اور یہود کے درمیان کشمکش اُبھر آئی ہے تو انہوں نے موقعہ غنیمت سمجھا ان کے ذہن میں یہ منصوبہ کروٹیں لینے لگا کہ اگر دونوں (یہود اور اہل اسلام) کی دشمنی پائیدار ہو جائے تو شام و یمن کے نصاریٰ یہود و عرب دونوں کے دباؤ سے نکل سکتے ہیں۔ مدینہ میں تینوں اہل کتاب (مسلمان، یہود و نصاریٰ) کا اجتماع ہوا۔ گفتگو شروع ہوئی۔ عیسائیوں نے رسول اللہؐ کے مقابلہ میں مناظرہ کی طرح ڈالی اور آخر تینوں گروہ ایک دوسرے سے افہام و تفہیم کے طلبگار ہوئے۔

(۱) یہود نے حضرت مسیحؑ اور جناب محمد (صلوات اللہ علیہما) دونوں کی رسالت کی نفی کردی اور .... پھر عزیر کے ابن اللہ ہونے کا اقرار کیا۔

(۲) نصاریٰ نے اقرار تثلیث اور الوہیت مسیحؑ کا دعویٰ پیش کی۔

(۳) رسول اللہ نے صرف خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔"

(حیات محمدؐ صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶)

پس ثابت ہوا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت میں مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں آپ سے نہ صرف یہود نامسعود نے ہی بلکہ عیسائیوں اور مشرکوں تک نے بھی مذہبی "مناظرے" اور "بحثیں" کی تھیں۔ یہی نہیں نجران کے وفد کو تو آپ نے مسجد نبوی کے نزدیکی دالان صحن میں قیام اور مذہبی عبادات بجا لانے کی پیشکش بھی کی جو انہوں نے قبول کرلی تھی۔

اور اب آیئے! ہم آپ کی خدمت میں ان چند تاریخی واقعات کو رکھیں جن سے ایک اور ایک دو کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں غیر مذاہب والوں کو اس قدر مذہبی تبلیغی آزادی حاصل تھی کہ وہ انتہائی بے دھڑک سے اس مملکت کے بانی اور سربراہ اعلیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت ناروا الفاظ کہنے کے بھی مرتکب ہوتے رہتے تھے۔

جناب الاستاذ محمد حسنین ہیکل کی کتاب "حیات محمدؐ" کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ:-

"یہود مدینہ آستین چڑھا کر رسول اللہؐ کے سامنے اس شدت سے مجادلہ پر اتر آئے تھے کہ ان کے سامنے قریش مکہ کے مظالم بھی گرد تھے۔ انہوں نے ہر قسم کے فریب و حیل کے ساتھ انبیائے سابقین کی تعلیم سے بھی پیشگوئیاں وضع کرلیں جو رسول اللہؐ کے منصب (رسالت) پر منطبق ہو سکتی تھیں وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کے دوستوں مہاجر و انصار کو بھی اس قسم کے سوالات سے پریشان کرنے میں کوتاہی نہ کرتے (انہوں نے) مدینہ ہی کے رہنے والے ایسے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرلیا جو منافق تھے اور....

....وہ یہی یہود کو دیکھ کر مسلمانوں کے سامنے اسلام پر اعتراض کرنے لگے۔ ان تمام فی القول کا مقصد ایک ہی تھا۔ مسلمانوں کے دلوں میں خدا اور اس کے رسولؐ پر اعتقاد میں تزلزل پیدا کرنا۔"

(حیات محمدؐ صفحہ ۵۰۶، ۵۰۷)

(۲) "یہود مدینہ ...... رسول اللہ کو بھی ترغیب میں لانے کے لئے نئے نئے منصوبے سوچتے رہتے۔

ایک مرتبہ (ان کے) علماء اور سرداروں کے وفد نے آنحضرت صلعم کو یہ چکمہ دیا کہ "قوم میں ہمارا جیسی قدر و وقار ہے آپ اسے بھی جانتے ہیں اگر ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو تمام یہودی آپ کے پیرو ہو جائیں گے ...... ہمارا اپنے گروہ کے ساتھ تنازع ہے دونوں فریق یہ مقدمہ آپ کے پاس لائیں گے۔ اگر آپ ہمارے حق میں فیصلہ کردیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ یہ آیت اسی بابت میں نازل ہوئی۔

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ ..." (۵: ۵۰، ۵۱)

(حیات محمدؐ صفحہ ۵۱۲، ۵۱۳)

(۳) "جب ان کی یہ چال کارگر نہ ہوئی تو ایک اور چال چلایا ......یہود آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور اپنا فریب اس انداز میں پیش کیا کہ سابقہ پیغمبروں ...... نے بیت المقدس کو اپنا مستقر بنایا۔ اگر آپ خدا کے رسولؐ ہیں تو سابقہ انبیاءؑ کی روش پر چلیے اور مدینہ کو مکہ و بیت المقدس دونوں کی حد اوسط کے درجہ میں رہنے دیجیئے"

(حیات محمدؐ صفحہ ۵۱۳)

(۴) "تحویل قبلہ پر یہود نے ایک اور فریب دیا کہ اگر آپ پہلے کی طرح مسجد اقصیٰ ہی کی طرف رخ پھیر لیں تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ اس پر وحی نازل ہوئی ـــ

"سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا ... الی آخرہ" (۲-۱۴۳)

(حیات محمدؐ صفحہ ۵۱۴)

شمس العلماء ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلوی اپنی "حمائل شریف مترجم" کے حاشیہ میں آیت کریمہ "ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتب والحکم والنبوۃ" (آل عمران) کی بابت لکھتے ہیں:-

"یہود بے بہبود پیغمبر صاحب پر یہ تہمت لگاتے تھے کہ یہ شخص اگرچہ خدا کی طرف بلاتا ہے مگر اس کی اصل غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی پرستش کرائے .... اس آیت میں اس تہمت کو اچھی طرح دفع کیا گیا ہے۔"

(حمائل شریف مترجم حاشیہ صفحہ ۹۴)

حدیث ترمذی میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس میں مذکور ہے:-

"عن ابی ھریرۃ قال قال یھودی فی سوق المدینۃ لا والذی اصطفی موسی علی البشر قال فرفع رجل من الانصار یدہ فصک بھا وجھہ قال تقول وفینا نبی اللہ۔"

(ترمذی باب التفسیر جلد ثانی صفحہ ۱۵۶)

کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے تمام لوگوں میں سے موسیٰ کو چن لیا۔ جس پر ایک صحابیؓ نے اس کو تھپڑ مارا.......

مذکورہ بالا واقعات بتاتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں یہاں تک مذہبی آزادی تھی کہ یہود نہایت بے پروائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے آقائے دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بھی گستاخیاں کرتے رہتے تھے۔

اب آئیے اس سلسلہ میں منافقین مدینہ کی ایک دو گستاخیوں کا بھی ذکر کروں۔

قرآن مجید کی سورہ توبہ ان بد قماش لوگوں کی بابت گواہی دیتی ہے کہ انھوں نے ایک مرحلہ پر شانِ اقدس میں یہ آوازہ کسا تھا:-

"هُوَ اُذُنٌ"

کہ وہ تو کان ہے کان! اور پھر ان کا ہی وہ سوال تھا جس نے غزوۂ بنی المصطلق کے موقعہ پر کہا تھا:-

"لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط"

(المنافقون : ۹)

کہ مدینہ پہنچ لینے دو، تم دیکھوگے کہ (نعوذ باللہ) اعزّ وہاں سے اذل کو کس طرح نکال دیتا ہے؟

منافقین کے بارے میں کچھ مزید لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید نے ابتدا میں ہی ان لوگوں کے اندرونہ کو خود انہی کے الفاظ میں یوں ننگا کر دیا کہ وہ خود کہتے تھے کہ:-

"اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ"

اور "اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ"

کہ نعوذ باللہ صحابہ کرام تو بیوقوف ہیں اور وہ ان سے استہزاء کرتے ہیں۔

چنانچہ ان کے اس استہزاء کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ:-

"ان میں سے ایک شوخ چشم (منافق) نے مسلمانوں سے سوال کیا کہ بدر کی فتح مندی اگر (حضرت) محمد کی توثیق رسالت کی نشانی تھی تو احد میں آپ کے صاحب کی شکست کو کس سے تعبیر کیجئے گا"

(حیاتِ محمد ۶۲۳)

غیر مذاہب والوں کا مسلمانوں سے یہی استہزاء و تمسخر تھا جس کی بناء پر خداوند اسلام کو مسلمانوں کو بعض خاص ہدایات ارشاد فرمانی پڑیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط"

(البقرہ ع ۲۶)

وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے وہ ان پر قیامت کے دن غالب ہوں گے۔

(۲) "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ج"

(المائدہ ع ۹)

اے ایماندارو! جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کافروں کو بھی اپنا دوست نہ بناؤ۔

(۳) "اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ"

(النساء ع)

جب تم اللہ کی آیتوں کے متعلق اظہار انکار سنو یا ان سے استہزاء ہوتا ہوا سنو تو ان کے ساتھ اس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں۔

آئیے اب آخر میں ہم ان خیالات و سوالات میں سے بعض آپ کی خدمت میں پیش کریں جو غیر مذاہب والے خود آقائے دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے بھی بحث و مناظرہ کرتے وقت پیش کیا کرتے تھے یہ سارے کے سارے قرآن مجید میں محفوظ ہیں اور ان میں سے ہم مختصر سے مختصر لفظوں میں پیش کر رہے ہیں تاکہ مضمون مزید طوالت اختیار نہ کر جائے۔

ہم یہاں یہ ضرور عرض کریں گے کہ اہل کتاب اور مشرکین کے ان اعتراضوں کی بابت پہلے ہی خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی دلداری کے لئے یہ کہہ دیا تھا۔

"وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ط"

(آل عمران ع ۱۹)

کہ تم ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں اور جو شرک کے مرتکب ہوتے ہیں بڑی دکھ والی باتیں سنوگے۔ (اس لئے تم کو صبر کرنا ہوگا)

اب آئیے ان سوالات و خیالات کو آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ سورۃ البقرہ میں ہے:-

(۱) "قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً" (۸۱)

وہ کہتے ہیں کہ آگ ہمیں چند روز ہی چھو سکتی ہے۔

(۲) "قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ" (۹۲)

انھوں نے کہا کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اتارا گیا ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس کا وہ انکار کرتے ہیں۔

(۳) "وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى" (۱۱۲)

انھوں نے کہا کہ جنت میں صرف یہودی اور عیسائی داخل ہوں گے۔

(۴) "قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا" (۱۳۶)

انھوں نے کہا یہودی یا عیسائی بن جاؤ۔ ہدایت پا جاؤ گے۔

(۵) "قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ" (۱۱۹)

بے علم لوگوں نے کہا کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشان نہیں آتا؟

(۶) "مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا" (۱۴۳)

کہ پہلے قبلہ سے کس بات نے ان کو پھرا دیا ہے؟

(۷) "قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا" (۱۱۶)

انھوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔

سورۃ البقرہ میں یہ بعض خاص خیالات و سوالات پیش کئے گئے ہیں تاکہ یہ پتہ چل جائے کہ مسلمانوں سے بحث و مباحثہ میں مشرکین اور اہل کتاب بھی پوری آزادی سے سوال و جواب کرتے تھے۔

آئیے اب اس سلسلہ میں دوسری مدنی سورتوں میں سے بھی چند سوالات و جوابات آپ کی خدمت میں پیش کریں۔

سورۃ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ ہوں۔ فرمایا:-

(۸) "يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ" (۶۶)

اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

(۹) "لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا" (۱۵۷)

اگر وہ (مسلمان شہداء) ہمارے پاس ہوتے تو نہ وہ مرتے نہ قتل ہوتے۔

(۱۰) "اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ" (۱۸۴)

ہم سے وعدہ الٰہی ہے کہ ہم کسی رسول کو مانیں جو سوختنی قربانی کا حکم لائے۔

اور اب آئیے! سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ کی طرف! فرمایا:-

(۱۱) "يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ" (۱۵۴)

کہ اہل کتاب تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ان پر آسمان سے کتاب نازل کرے۔

(۱۲-۱۳) سورۃ مائدہ کی آیت ۷۳ تا ۷۶ میں عیسائیوں کی مسلمانوں سے الوہیت مسیح اور تثلیث کے موضوع پر بحث کا مضمون ہے۔

(۱۴) اور اسی طرح آیت ۱۹ میں عیسائیوں اور یہودیوں کے اس دعویٰ کا ذکر ہے کہ:-

"نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ"

ہم خدا کے بیٹے اور خاص پیارے ہیں۔

(۱۵) سورۃ الحج کی آیت ۴۸ میں ہے کہ وہ عذاب کی جلدی کا مطالبہ کرتے ہیں اور

(۱۶) سورۂ احزاب کی آیت ۶۴ میں ہے کہ وہ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب وقوع میں آئے گی؟

قرآن مجید کی مختلف مدنی سورتوں کی یہ وہ بعض آیات ہیں جن میں یہودیوں، عیسائیوں، مشرکوں اور منافقوں کے [illegible] ان سوالات و جوابات اور خیالات و مطالبات کا ذکر ہے جو وہ آقائے دو جہان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بحث و مناظرہ کے وقت پیش کرتے تھے۔ یہ سب اس امر کا کافی [illegible] ثبوت ہیں کہ مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی مملکت میں غیر مذاہب کے لوگوں کو پوری پوری مذہبی تبلیغی آزادی حاصل تھی۔

○

اعلان دار القضاء

مکرم محمد اشتیاق احمد صاحب مقام محمد شریف تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد شفیع صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۳/۱ واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ رقبہ [illegible] مرلہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں۔

(۱) ہماراں بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) اشتیاق احمد صاحب پسر مرحوم (۳) نسیم بیگم صاحبہ (۴) نعیم بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

ہمشیرگان اور والدہ صاحبہ کو پلاٹ مذکور دونوں بھائیوں کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۳۳ دار العلوم شرقی ربوہ میرے اور میرے بھائی اشتیاق احمد صاحب کے نام مشترکہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔ نہ تو مرحوم موصی تھے اور نہ ہی وارثان مرحوم میں سے کوئی موصی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۷۱۸
میں برکت بی بی بیوہ امام الدین صاحب مرحوم قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈنگہ ضلع گجرات حال سرگودھا کلیار ٹاؤن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۲ ۱/۲ کنال چاہی واقع ڈنگہ جس کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ قیمت ۱/۸ حصہ ۱۶۰۰/- روپے
۲۔ زرعی اراضی ۲ ۱/۲ کنال نہری واقع ڈنگہ جس کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ قیمت ۱/۸ حصہ ۲۱۲/- روپے
۳۔ حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - برکت بی بی بیوہ امام الدین صاحب مرحوم ۲۷۔ کلیار ٹاؤن سرگودھا۔
گواہ شد - راجہ غلام احمد جنجوعہ ولد راجہ امام الدین صاحب مرحوم کلیار ٹاؤن سرگودھا (پسر موصیہ)
گواہ شد - محمد دین انور سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۳۷۱۹
میں عمر الدین ولد عبد الرحیم صاحب قوم راجکمار پیشہ مزدوری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - عمر الدین کوارٹر ۲۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد - عبد المجید ولد چوہدری مبارک احمد صاحب ۳/۱۱ دار الفضل ربوہ۔
گواہ شد - عبد العزیز ولد عبد الغفور صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۲۰
میں راحت تنویر شاہ زوجہ میجر آصف جمیل صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ملیر کینٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی کڑے ۲ عدد وزن ۳ تولہ۔
۳۔ چوڑیاں ۴ عدد ۵ تولہ
۴۔ ہار ۲۔ کانٹے دو سیٹ۔ ایک سیٹ کا وزن ۲ ۱/۲ تولہ۔ دوسرے سیٹ کا وزن ۴ تولہ
۵۔ بالیاں ۲ عدد ۱ تولہ۔ انگوٹھیاں ۳ عدد ۱ تولہ۔ کل وزن ۱۶ ۱/۲ تولہ قیمت ۹۹۰۰/-
۶۔ رہائشی پلاٹ ۱ کنال واقع گارڈن ٹاؤن لاہور مالیتی ایک لاکھ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ - راحت تنویر شاہ زوجہ میجر آصف جمیل صاحب D/58 بہاولپور لائنز ملیر کینٹ کراچی ۹۔
گواہ شد - صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد - میجر آصف جمیل (خاوند موصیہ) وصیت ۱۹۱۶۵

مسل نمبر ۲۳۷۲۱
میں بشیر احمد افضل ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین زرعی ۴۲ کنال چھ مرلہ واقع چھور ۱۱۷ قیمت اندازاً ۴۲۰۰۰/- روپے
۲۔ رہائشی مکان قیمت اندازاً ۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - بشیر احمد افضل چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد - غلام محمد ناظر بیت المال (خرچ) وصیت ۲۹۱۳ ربوہ۔
گواہ شد - مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۳۷۲۲
میں ملک محمد شفیق ولد ملک محمد رفیق صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
رہائشی مکان واقعہ محمود آباد منظور کالونی رقبہ ۱۰۰ گز مالیتی ۱۱۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۶۷/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد - ملک محمد شفیق ولد ملک محمد رفیق صاحب ۹/۱۷/۱ ڈرگ کالونی کراچی۔
گواہ شد - ظفر سلطان احمد ۲/۳۶۷ ڈرگ کالونی (سیکرٹری مال) کراچی۔
گواہ شد - عبد المجید حنیف ۱۷۴ ڈرگ کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۷۲۳
میں ڈاکٹر مشتاق احمد ملک ولد وزیر احمد ملک قوم اعوان پیشہ طبابت عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - ڈاکٹر مشتاق احمد ملک ولد وزیر احمد ملک صاحب ساکن معراجکے ۵/م خاص ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد - وزیر احمد ملک ولد چوہدری بڈھے خان صاحب معراجکے ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد - ملک محمد صادق علی وصیت ۲۹۴۰ جماعت معراجکے ضلع سیالکوٹ۔ (ساکن ہرپال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم عبد السلام فرنیچر فورٹ [illegible] میں عرصہ سے بیمار ہے احباب [illegible] مکمل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ فضل احمد انجینئر ۱۸/۱۹ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

۲۔ عزیزم عبد الشکور میرپور آزاد کشمیر عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں [illegible] اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد حسین پہریدار خزانہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر درس القرآن کے سلسلہ میں لجنات کیلئے ضروری اطلاع

ہر سال فضلِ عمر درس القرآن کلاس ربوہ میں منعقد ہوتی ہے۔ طالبات بہت شوق سے حصہ لیتی ہیں۔ اس کلاس کے انعقاد کی غرض حصولِ علم کے علاوہ تربیت اور تنظیم بھی ہے۔ ہر سال طالبات کی طرف سے یہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وہ پڑھنے تو آتی رہتی ہیں لیکن اپنا نام درج نہیں کرواتیں جس سے انتظام میں کئی خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ کی طالبات کے لئے ضروری ہوگا کہ کلاس شروع ہونے سے ایک روز قبل ضرور نام لکھوا لیں کلاس شروع ہونے کے بعد ربوہ کی کسی طالبہ کا نام نہیں لکھا جائے گا۔ بیرون از ربوہ کی طالبات کے نام کلاس شروع ہونے کے بعد صرف تین دن تک لکھے جائیں گے اس کے بعد کسی طالبہ کو داخل نہیں کیا جائے گا۔ تمام لجنات اسے نوٹ کر کے اپنی اپنی لجنہ اور حلقہ جات میں اعلان کر دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے۔ اسامیوں کے آگے صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ درج ہیں۔

۱۔ میڈیکل آفیسر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس گریڈ ۵۰۰۔۵۰/۱۰۰۰/۵۰/۱۲۵۰۔ الاؤنس کے علاوہ N.P.A الاؤنس /۱۵۰ روپے ماہانہ ٹیکنیکل الاؤنس /۵۰ روپے ماہانہ اور کرایہ مکان /۲۵ روپے ماہانہ و مہنگائی الاؤنس /۱۱۰ روپے ماہانہ ہوگا۔

۲۔ انستھیٹسٹ (ANRESTHETEST)۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

۳۔ لیڈی ڈاکٹر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ اوپر والے گریڈ اور الاؤنسز کے مطابق۔

احمدی ڈاکٹروں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت مرکز میں آ کر کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے گا۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

شکریۂ احباب

میری امی جان کی وفات پر اعزاء و اقرباء اور احبابِ جماعت کی طرف سے بکثرت خطوط، تاریں اور تعزیت و اظہارِ ہمدردی کے پیغام موصول ہوئے اور اب تک موصول ہو رہے ہیں۔ اکثر کی طرف انفرادی خطوط شکریہ کے بھیجے جا چکے ہیں جن احباب کو جواب کے خطوط نہ بھیجے جا سکے ہوں اُن کا شکریہ اخبار کے ذریعہ ادا کرتا ہوں۔

احبابِ کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم ہمیں اپنے والدین کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(شریف احمد (ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحبؓ)
۱۷، سٹریٹ ۲۵، شالیمار ۶/۴ اسلام آباد)

ولادت

میرے بیٹے بھائی مکرم ملک طاہر محمود صاحب چیف فوٹوگرافر روزنامہ مساوات ابن ملک عبد القدیر صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۶ جولائی کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام عدنان شرجیل رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ مکرم رحمت اللہ خان صاحب شاکر سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا پڑنواسہ اور مکرم ملک عبد الکریم صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑپوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے اور سلسلہ کا سچا خادم بننے کی توفیق دے۔ (ملک خالد محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے چچا جان محترم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی (ابن حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ رئیس حاجی پورہ کپورتھلہ یکے از اصحاب ۳۱۳) ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء بوقت تقریباً پونے بارہ بجے شب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو یکم جون کو ایک حادثہ پیش آیا تھا جس کے نتیجہ میں تقریباً بائیس روز بیہوش رہے اور تقریباً پونے دو ماہ جناح ہسپتال کراچی میں زیرِ علاج رہنے کے بعد آپ ۲۱ جولائی کو ہسپتال سے گھر واپس آئے تھے کہ اچانک ۲۳ جولائی کی شب کو آپ کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی اور ۲۴ جولائی کی رات کو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ جنازہ ۲۵ جولائی کو بذریعہ جہاز لاہور اور پھر بذریعہ ایمبولینس نو بجے شب دار الضیافت ربوہ پہنچا۔ نمازِ جنازہ اگلے روز ۸ بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پڑھائی جس کے بعد آپ نے شیخ صاحب مرحوم کے جملہ لواحقین سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے دعا کرائی۔

مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ دو لڑکے امریکہ میں ہیں جو وفات کے وقت نہیں پہنچ سکے۔ جنازہ میں آپ کے بھائی اور دوسرے عزیز اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور اور نارنگ منڈی سے شریک ہوئے۔

چچا جان مرحوم سلسلہ کے کاموں میں بہت پیش پیش رہتے تھے۔ کبھی کسی قسم کے کام سے بھی انہوں نے انکار نہیں کیا۔ مبلغینِ تحریکِ جدید جب کبھی ممالکِ بیرون سے آتے یا باہر جاتے تو ہمیشہ اُن کے ساتھ پورا تعاون فرماتے۔ ہر قسم کی امداد کرتے خود انہیں جہاز پر چڑھانے جاتے یا وہاں سے لے کر آتے اور جماعتِ کراچی کی طرف سے مہمان نوازی کا پورا حق ادا کرتے تھے۔ تحریکِ جدید کی طرف سے اگر کبھی انہیں اس کے علاوہ بھی کسی کام کے لئے عرض کیا گیا تو نہایت ہی ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے اسے پورا کیا اور اس کی تفصیلی رپورٹ بھی متعلقہ دفتر کو بھجوائی۔ جلسہ سالانہ پر نہایت باقاعدگی سے تشریف لاتے اور سارا پروگرام بڑی باقاعدگی سے سنتے تھے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس دیرینہ مخلص خادم کو جنت الفردوس میں بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (خاکسار شیخ عبد الوہاب کوٹھی ۱۲ سٹریٹ ۵۱ ۶/۷ اسلام آباد)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ جنت خاتون کا نکاح مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر میرے بھانجے عزیزم محمد حسین ولد چانن دین صاحب کے ساتھ قرار پایا۔

یہ نکاح مورخہ ۲۷/۷ کو مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے پڑھا۔ دوسرے دن مورخہ ۲۸/۷ کو رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے اور ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(عبد المجید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چاہ گھنے والہ چک ۱۸ ایم۔ آر ضلع ملتان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو صفائی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔